وفات پیغمبرؐ کے پچاس برس کے بعد ہی یہ احساس مذہبی کا حال ہو چکا تھا۔ اور ۶۱ھ سے اب تک کہ تیرہ سو تیرہ برس ہو چکے ہیں مگر جب کہ عموماً احساس کیا جاتا ہے کہ اسلام گھٹتا چلا جارہا ہے اور تمدن وتہذیب کی حدیں پامال ہورہی ہیں مگر ۶۰ھ کے مقابلہ میں اس وقت بھی حالت بہتر ہے اور یہ مجمع کم نہیں ہے میں اسی جلسہ کے مجمع سے شہر اور دیہات سے آئے ہوئے تمام لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا ان میں سے کوئی ایک بھی یزید ایسے شخص کو جانشین رسول مان سکتا ہے؟

آج کے جاہل سے جاہل اور فاسق وفاجر مسلمان سے بھی پوچھا جائے تو یزید ایسے کسی آدمی کو جانشین رسولؐ نہ مانے گا۔لیکن رسولؐ خدا کی وفات کے صرف پچاس برس کے بعد لوگ مان رہے تھے۔کیا اس کے بعد بھی کسی ثبوت کی ضرورت ہے کہ واقعۂ کربلا نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟

(چاروں طرف سے نعروں کی صدا بلند ہوئی)

ظلم اور فسق وفجور سے یہ نفرت کیونکر پیدا ہوئی۔ یہ واقعہ کربلا کا فیض ہے آج کا یہ جلسہ اور اس طرح کی تمام یادگاریں اس اثر کو زندہ رکھنے کے لئے ہیں۔اسی کے لئے عزاداری ہوتی ہے اور اسی کے لئے نام حسینؑ کی یہ تکرار کی جاتی ہے۔

اب بھی سوال ہوگا کہ حسینؑ نے مشیروں کا کہنا کیوں نہ مانا اور یہ کہ آپ یزید کی بیعت کر لیتے تو کیا حرج تھا۔ میں کہوں گا کہ وہ حسینؑ نہ ہوتے جو مان لیتے کوئی اور ہوتا۔حسینؑ تو کبھی پشیمان نہیں ہوئے کہ مشیروں کا کہنا کیوں نہ مانا حسینؑ کے ساتھ والا بھی کوئی پشیمان نہ ہوا۔کوئی بچہ حسینؑ کے ساتھ کا نادم نہ ہوا۔ اور اُدھر کوئی اور کیا خود یزید ملعون نادم ہوا مگر یاد رکھئے اس فرق کو کہ وہ ندامت زندگی ضمیر کا نتیجہ نہ تھی جسے توبہ سمجھا جاسکے بلکہ وہ احساس شکست کا نتیجہ تھی اب اس خیال سے کہ میرے بعد والے مقررین پر ظلم ہوگا اور مجھے خود جلسہ کے مفاد کا بھی احساس ہے اس لئے اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا کرے جس طرح آج کے جلسہ میں اجسام یکجا ہوئے ہیں۔اسی طرح ہمارے دل ودماغ بھی یکجا ہوجائیں اور حسینیت کا جھنڈا خدا کرے برابر لہراتا رہے اور مشرق سے مغرب تک کو اپنے سائے میں لے لے۔

سلام

استاذالاساتذہ مولانا نواب سید اصغر حسین فاخرؔ اجتہادی

غمِ حسینؑ سے جو دل میں داغ ہوتا ہے
وہ شامِ قبر میں روشن چراغ ہوتا ہے

ہوں دیدِ اکبرؑ و اصغرؑ سے شاد کیوں نہ حسینؑ
گلوں کو دیکھ کے دل باغ باغ ہوتا ہے

فروغِ داغِ جگر کیا بھلا ہو پیری میں
خموش صبح کو روشن چراغ ہوتا ہے

دیا ہے رتبۂ معراج اوجِ منبر نے
فلک پہ ذاکرِ شہؑ کا دماغ ہوتا ہے

علیؑ جو قتل ہوئے غل ہوا یہ مسجد میں
خموش خانۂ حق کا چراغ ہوتا ہے

ہو داغِ دل سے نہ کیونکر فروغِ داغِ جگر
کہ اک چراغ سے روشن چراغ ہوتا ہے

شہید کرتے ہیں تیروں سے شہؑ کو اہلِ دمشق
ہوائے شام سے گل اب چراغ ہوتا ہے

خیالِ ظلمت مرقد ہو کیا مجھے فاخرؔ
مثالِ بدر غمِ شہؑ کا داغ ہوتا ہے

❁❁❁